بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہِ

آئینہ مودودی

از

شمس المصنفین، فقیہ الوقت، فیضِ ملّت، مُفسرِ اعظم پاکستان،خلیفہ مفتی اعظم ہند

حضرت علامہ ابو الصالح مفتی **محمد فیض احمد اُویسی رضوی** محدث بہاولپوری نور اللہ مرقدہ

نوٹ: اگر اس کتاب میں کمپوزنگ کی کوئی بھی غلطی پائیں تو برائے کرم مندرجہ ذیل ای میل ایڈریس پر مطلع کریں تاکہ اُس غلطی کی تصحیح کرلیا جائے ۔(شکریہ)

admin@faizahmedowaisi.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد اللہ و کفی و الصلواۃ والسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفی و آلہ المجتبیٰ و اصحابہ البرر التقی والمنقی

امّابعد! فقیر اُویسی نے "آئینہ شیعہ نُما" کتابچہ حوالہ جات مع صفحات نقل کرکے اہلِ اسلام سے اِستدعا کی کہ اس مذہب کے ان حوالہ جات کو پڑھ کر انصاف فرمائیں کہ یہ فرقہ اسلام میں کس قدر قابلِ قبول ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس کتاب سے اہلِ اسلام نے یقین کر دیا کہ یہ فرقہ اسلام کا سیاہ داغ ہے بلکہ بد نما سخت قسم کا دھبّہ۔

اب اس کے بعد ہمیں اس نئے فرقے کی نشاندہی کرنی ہے جس کا لباس اسلامی ہے لیکن اوڑھنا غیر اسلامی۔ جس کا بانی ہمارے ملک میں ہے لیکن اس کی جڑیں امریکہ اور نجد میں ہیں۔ اس کی تحریریں بظاہر میٹھی مگر دَر حقیقت زہرِ قاتل ہیں۔ اس کے ماننے والے بظاہر مٹّھی بھر ہیں لیکن اس کے مدّاح غیر ملکی و غیر اسلامی ہے۔ جس کی تحریں بتاتی ہیں کہ ان کا دعویٰ اسلامی ہے۔ لیکن قوعدو ضوابطِ غیر اسلامی۔ تفصیلی گفتگو تو ہم نے ایک ضخیم کتاب میں کی ہے۔ یہاں نمونے کے طور پر چند حوالہ جات پیش کئے جاتے ہیں۔ تاکہ منصف مزاج حقیقت تک پہنچ سکیں۔

وَمَاتَوْفِیْقِیْ اِلَّا بَاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

برادرانِ اسلام! یاد رہے کہ ہمیں جماعتِ اسلامی یا اس کے مفکّر اور امیر ابو علیٰ مولانا مودودی سے کوئی ذاتی عنّاد و عداوت نہیں۔ ہماری دوستی اور دشمنی کا معیار صرف اور صرف الحب للّٰہ و البغض للّٰہ (محبت اور بغض صرف اللہ کی خاطر یعنی اس کے دوستوں سے محبت اور اس کے دشمنوں سے بغض) کے اصول پر مبنی ہے۔ ہم کسی پر الزام تراشی گناہ کبیرہ سمجھتے ہیں۔ اظہارِ حقیقت اور عوام کی بھلائی مقصود ہے تاکہ حقیقتِ حال اور امر واقعہ کسی سے مخفی نہ رہے اور ہر شخص کا ایمان و عقیدہ محفوظ رہ سکے۔

جناب مودودی کے نظریات و افکار اور ان کے عقائد ڈھکے چھپے نہیں ہیں۔ ہر مکتبِ فکر کے علماء نے ان نظریات و معتقدات کی مذمّت کی ہے اور کر رہے ہیں۔ مودودی صاحب کے بے باک قلم اور گستاخانہ تحریروں نے ایک مومن سے لے کر اولیاء کرام اور صحابہ کبار اہلِ بیت اطہار، انبیاء عظام حتیٰ کہ سید الانبیاء جناب محمد رسول ﷺ پر ایسے ایسے رکیک جملے کہے ہیں کہ جس کہ جسارت ماضی میں کسی بھی دردیدہ ذہن نے نہ کی ہوگی۔ مودودی صاحب کی کتب کی مختصر عبارات بلا تبصرہ ہدیہٗ ناظرین کی جاتی ہے۔ تاکہ ناظرین خود فیصلہ کریں کہ اس قسم کے عقائد و نظریات کا حامل مسلمانوں کی جماعت کا اہل ہوسکتا ہے یقینا جواب نفی میں ہوگا۔تو عوام کو چاہیے کہ

ایسے گستاخوں سے بچیں اور ایسے علماء کا ساتھ رکھیں جو عقائد و نظریات کے اعتبار سے صحیح ہوں جن کے قلوب محبتِ مصطفیٰ ﷺ سے لبریز ہوں۔

بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دین ہمہ اوست	اگر بہ او نرسیدی تمام بو لہبی است

(ڈاکٹر علامہ اقبال علیہ الرحمہ)

یعنی اے ایمان کے دعویدارو! اپنے آپ کو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی کامل پیروی کی راہ پر ڈال دو کہ "دینِ کامل" اسی کا نام ہے اگر کوئی ایسا نہیں کرے گا تو یہی (راستہ) تو ابو لہب کا راستہ ہے۔

نوح علیہ السلام میں جذبہ جاہلیت:

"نوح علیہ السلام میں جذبہ جاہلیت تھا لیکن جب اللہ تعالیٰ نے انہیں متنبہ فرمایا کہ جس بیٹے نے حق چھوڑ کر باطل کا ساتھ دیا اس کو محض اس لئے اپنا سمجھنا کہ وہ تمہاری صلب سے پیدا ہوا ہے۔ محض ایک جاہلیت کا جذبہ ہے"۔[1] (تفہیم القرآن، جلد2، صفحہ344، 1963ء)

موسیٰ علیہ السلام ملنگ ہیں:

"یہ کیا بات ہوئی کہ ایک ملنگ ہاتھ میں لاٹھی لئے آکھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ میں رب العالمین کا رسول ہوں"۔[2] (ترجمان القرآن، صفحہ34، مئی1965ء)

یونس علیہ السلام سے فریضہ ئرسالت میں کوتاہی ہوئی:

"تاہم قرآن کے ارشادات اور صحیفۂ یونس کی تفصیلات پر غور کرنے سے اتنی بات معلوم ہوتی ہے کہ حضرت یونس کے فریضۂ رسالت کی ادائیگی میں کچھ کوتاہیاں ہوگئیں ہیں"۔[3] (تفہیم القرآن، سورہ یونس، جلد2، حاشیہ صفحہ312)

ہر شخص خدا کا بندہ ہے جس طرح ایک نبی اسی طرح شیطان رجیم بھی:

ہر شخص خدا کا عبد ہے مومن بھی اور کافر بھی۔ جس طرح ایک نبی اسی طرح شیطان رجیم بھی۔ (ترجمان القرآن، جلد25، عدد4، 3، 2، 1، صفحہ65، مئی1965ء)

موسیٰ علیہ السلام کا گناہ:

---

[1] (تفہیم القرآن، سورۃ ھود، آیت48، جلد2، صفحہ344، ادارہ ترجمان القرآن لاہور)

[2] (تفہیم القرآن، سورۃ الزخرف، آیت53، حاشیہ49، جلد2، صفحہ545، ادارہ ترجمان القرآن لاہور)

[3] (تفہیم القرآن، سورۃ ھود، آیت48، جلد2، صفحہ312، ادارہ ترجمان القرآن لاہور)

"نبی ہونے سے پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ایک بہت بڑا گناہ ہوگیا تھا"۔[4] (رسائل و مسائل، صفحہ31، مطبوعہ بار دوئم،1965ء)

نبی ہر وقت بلند ترین معیار پر قائم نہیں رہتا:

" انبیاء بھی انسان ہی ہوتے ہیں اور کوئی انسان بھی اس پر قادر نہیں ہوسکتا کہ ہر وقت اس بلند ترین معیار پر قائم رہے جو مومن کیلئے مقرر کیا گیا ہے۔ بسا اوقات کسی نازک نفسیاتی موقع پر نبی جیسا اعلیٰ اشرف انسان بھی تھوڑی دیر کیلئے اپنی بشری کمزوری سے مغلوب ہوجاتا ہے"۔[5](ترجمان القرآن،صفحہ34، جون 1946ء)

انبیاء کے فیصلے غلط ہوتے تھے: انبیاء کرام علیہ السلام رائے اور فیصلے کی غلطی بھی کرتے تھے اور بیمار بھی ہوتے تھے۔ آزمائشوں میں بھی ڈالے جاتے تھے۔حتیٰ کہ قصور بھی ان سے ہوتے تھے اور انہیں سزا بھی دی جاتی تھی۔[6]

(ترجمان القرآن، صفحہ158، مئی 1955 ء)

نبی ان پڑھ چرواہا: وہ قانون جو ریگستان کے اَن پڑھ چرواہے نے دنیا کے سامنے پیش کیا۔(پردہ، صفحہ150)

انبیاء کو نفسِ شریرکے خطرے پیش آئے:

" اور تو اور بسا اوقات پیغمبروں تک کو اس نفسِ شریر کی رہزنی کے خطرے پیش آئے"۔[7] (تفہیم القرآن،جلد1، صفحہ161، طبع پنجم)

شیطان کا سدِّباب انبیاء بھی نہیں کرسکے:

"شیطان کی شرارتوں کا ایسا کامل سدِّباب کہ اسے کسی طرح گھس آنے کا موقع نہ ملے، انبیاء علیہ السلام بھی نہ کرسکے توہم کیا چیز ہیں کہ اس میں پوری طرح کامیاب ہونے کا دعویٰ کرسکیں"۔ [8]

---

4) (رسائل و مسائل، تحت عصمتِ انبیاء، جلد1، صفحہ22، اسلامک پبلی کشنز پرائیوٹ لمیٹڈ، ۳-لوئرمال روڈ، لاہور)

5) (تفہیم القرآن، جلد 2، صفحہ234-235، مطبوعہ لاہور، سولہواں ایڈیشن، ۱۴۰۲ھ)

6) تفہیم القرآن میں یہ الفاظ اس طرح ہیں، "رائے اور فیصلے میں ان سے غلطی بھی ہو جاتی تھی۔ بیمار بھی وہ ہوتے تھے۔ آزمائیشوں میں بھی ڈالے جاتے تھے۔ حتیٰ کہ قصور بھی ان سے ہو جاتے تھے اور ان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے مواخذہ بھی ہوتا تھا"۔

(تفہیم القرآن، سورۃ الانبیاء، آیت49، حاشیہ49، جلد3، صفحہ162-163، ادارہ ترجمان القرآن لاہور)

7) (تفہیمات، جلد1، صفحہ 193، اسلامک پبلیکیشنز لاہور، اشاعت ستمبر2013ء)

8) (رسائل و مسائل، تحت جماعتِ اسلامی کے متعلق چند شبہات، جلد1، صفحہ320، اسلامک پبلی کشنز پرائیوٹ لمیٹڈ، ۳-لوئرمال روڈ، لاہور)

(ترجمان القرآن، صفحہ 57، جون 1946ء)

نبی کریم ﷺ کچھ نہیں جانتے تھے:۔

" آپ کا یہ حال تھا کہ جب تک وحی نے رہنمائی نہ کی آپ (ﷺ) ٹھٹکے کھڑے تھے اور کچھ نہیں جانتے تھے کہ راستہ کدھر ہے"۔[9] (ترجمان القرآن، جلد 39، عدد 1)

حضور ﷺ کو ایمان کا حل معلوم نہ تھا:

"تم کچھ نہ جانتے تھے کہ کتاب کیا ہوتی ہے اور ایمان کیا ہوتا ہے"۔[10]

(رسائل و مسائل، صفحہ 26)

حضور ﷺ کا اندیشہ صحیح نہ تھا:

"حضور ﷺ کو اپنے زمانے میں یہ اندیشہ تھا کہ شاید دجال آپ کے عہد میں ظاہر ہو جائے۔ یا آپ کے بعد کسی قریبی زمانہ میں ظاہر ہو لیکن کیا ساڑھے تیرہ سو برس کی تاریخ نے یہ ثابت نہیں کر دیا کہ حضور ﷺ کا اندیشہ صحیح نہ تھا"۔[11]

(ترجمان القرآن، فروری 1926ء)

محمد ﷺ اسلامی تحریک کے لیڈر:

" اسلامی تحریک کے تمام لیڈروں میں محمد ﷺ ہی وہ تنہا لیڈر ہیں"۔[12] (اسلامی حکومت کس طرح قائم ہوتی ہے؟، صفحہ 26)

محمد خدا کا ایلچی: محمد ﷺ وہ ایلچی ہیں جن کے ذریعے خدا نے اپنا قانون بھیجا۔[13]

---

[9] (رسائل و مسائل، تحت انسان کے "فطرت" پر پیدا ہونے کا مفہوم، جلد 2، صفحہ 79، اسلامک پبلی کشنز پرائیوٹ لمیٹڈ، ۱۳-لوئر مال روڈ، لاہور)

[10] (رسائل و مسائل، تحت بعثت سے پہلے انبیاء کا تفکر، جلد 1، صفحہ 19، اسلامک پبلی کشنز پرائیوٹ لمیٹڈ، ۱۳-لوئر مال روڈ، لاہور)

[11] (ترجمان القرآن "ربیع الاول 1368ھ' جلد 28، صفحہ 31)

[12] (اسلامی حکومت کس طرح قائم ہوتی ہے؟، تحت اسلامی تحریک کا مخصوص تریک کار، صفحہ 19، انجمن اسلامی تاریخ وتمدن مسلم یونیورسٹی پریس علی گڑھ)

[13] (کلمہ طیبہ کا معنی، صفحہ 9)

> " اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے اطراف کے ممالک کو اپنے اصول و مسلک کی طرف دعوت دی مگر اس کا انتظار نہ کیا کہ یہ دعوت قبول کی جاتی ہے یا نہیں۔ بلکہ قوت حاصل کرتے ہی رومی سلطنت سے تصادم شروع کر دیا"۔[14]

آنحضرت کے بعد حضرت ابوبکر پارٹی کے لیڈر ہوئے تو انہوں نے روم اور ایران دونوں کی غیر اسلامی حکومت پر حملہ کیا۔ اور حضرت عمر نے اس حملہ کو کامیابی کے آخری مرحلے تک پہنچایا۔

علمِ نبی نبوت سے پہلے عام انسانی علوم کی طرح ہوتا ہے:

> "انبیاء علیہ السلام وحی آنے سے جو علم رکھتے تھے اس کی نوعیت عام انسانی علوم سے کچھ مختلف نہ ہوتی تھی۔ ان کے پاس نزولِ وحی سے پہلے کوئی ایسا ذریعۂ علم نہ ہوتا تھا جو دوسرے لوگوں کو حاصل نہ ہو"۔[15]

(رسائل و مسائل، جلد1، صفحہ26)

حضرت ابراہیم علیہ السلام سے شرک کا ارتکاب:

> "جب ابراہیم علیہ السلام نے تارے کو دیکھ کر کہا کہ یہ میرا رب ہے اور جب چاند سورج کو دیکھ کر انہیں اپنا رب کہا وہ اس وقت عارضی طور رسہی شرک میں مبتلا نہ ہوگئے تھے؟"[16] (تفہیم القرآن نومبر، صفحہ557)

افعالِ صحابہ ہمارے لئے مرجع ورہبر نہیں: کسی مقام پر بھی صحابہ کے انفرادی افعال اور اعمال کو ہمارے لئے مستقل اُسوہ اور مرجع قرار نہیں دیا گیا۔(ترجمان القرآن، نومبر1963ء)

صحابی کا قول و فعل حجّت شرعی نہیں: یہ روایت با العموم اس طرح بیان کی جاتی ہے۔ میرے اصحاب ستاروں کے مانند ہیں۔ ان میں جس کی بھی اقتداء کروگے راستہ پاؤ گے۔ اگرچہ اصول فقہ کی کتابوں میں اس کا

---

[14] (رسائل و مسائل، تحت اسلامی نظریہ جہاد سے متعلق ایک شبہ، جلد4، صفحہ 190، اسلامک پبلی کشنز پرائیوٹ لمیٹڈ، ۳-لوئرمال روڈ، لاہور)

[15] (رسائل و مسائل، تحت بعثت سے پہلے انبیاء کا تفکر، جلد 1، صفحہ 19، اسلامک پبلی کشنز پرائیوٹ لمیٹڈ، ۳-لوئرمال روڈ، لاہور)

[16] (تفہیم القرآن، سورۃ الانعام، آیت 2 8، جلد 1، صفحہ 588، ادارہ ترجمان القرآن لاہور)

اس کے بعد مودودی نے اِس کا جواب دیا ہے۔ اور تاویل پیش کرنے کی کوشش کی جبکہ کوئی جاہل سے جاہل بندہ بھی کسی نبی کے بارے میں شرک کا تصور تک نہیں کر سکتا۔

جابجا ذکر کیا جاتا ہے لیکن میرے علم میں کوئی ایک صوفی یا فقیہی بھی ایسا نہیں ہے جس نے اس روایت سے صحابی کے قول و فعل کو مطلقاً حجت ثابت کرنے کی کوشش کی ہو۔(ترجمان القرآن، نومبر 1963ء)

رسول کے سوا کوئی معیار حق نہیں: رسولِ خدا کے سواء کسی انسان کو معیارِ حق نہ بنائے کسی کو تنقید سے بالاتر نہ سمجھے۔(دستور جماعتِ اسلامی، صفحہ 17)

اس امّت میں کوئی مجدّد کامل نہیں ہوا:

> تاریخ پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اب تک کوئی مجدّد کامل پیدا نہیں ہوا ہے۔ قریب تھا کہ اس منصب پر فائز ہوتے مگر وہ کامیاب نہ ہوسکے۔[17] (تجدید و احیاء دین، صفحہ 49)

عام صحابہ عہد نبوی میں بھی مسلمان نہ تھے: حقیقت یہ ہے کہ عامی لوگ نہ کبھی عہد نبوی میں معیاری مسلمان تھے اور نہ اس کے بعد کبھی ان کو معیاری مسلمان ہونے کا فخر حاصل ہوا۔ (تفہیمات، جلد 1، صفحہ 309)

مترجم قرآن کریم روحِ قرآن سے خالی ہیں:

> ”ترجے کو پڑھتے وقت تو بسا اوقات آدمی یہ سوچتا رہ جاتا ہے کہ کیا واقعی یہی وہ کتاب ہے جس کی نظیر لانے کیلئے دنیا بھر کو چیلنج دیا گیا تھا“۔[18] (تفہیم القرآن، جلد 1، صفحہ 7)

قرآن کیلئے کسی تفسیر کی ضرورت نہیں:

> ”قرآن کیلئے کسی تفسیر کی حاجت نہیں۔ ایک اعلیٰ درجہ کا پروفیسر کافی ہے جس نے قرآن کا بہ نظرِ غائر مطالعہ کیا ہو اور جو طرزِ جدید پر قرآن پڑھانے اور سمجھانے کی اہلیت رکھتا ہو“۔[19] (تنقیحات، صفحہ 342)

قرآنی تعلیم تفسیر و حدیث کے پرانے ذخیروں سے نہیں ہونی چاہیئے:

> ”قرآن اور سنتِ رسول کی تعلیم سب پر مقدّم ہے، مگر تفسیر و حدیث کے پرانے ذخیروں سے نہیں۔ ان کے پڑھانے والے ایسے ہونے چاہئیں جو قرآن و سنت کے مغز کو پا چکے ہوں“۔[20]

---

17) (تجدید واِحیائے دین، تحت مجددِ کامل کا مقام، صفحہ 49، اسلامک پبلی کیشنز پرائیوٹ لمیٹڈ، لاہور)

18) (تفہیم القرآن، سورۃ الانعام، آیت 2 8، جلد 1، صفحہ 588، ادارہ ترجمان القرآن لاہور)

19) (تنقیحات، تحت مسلمانوں کے لئے جدید تعلیمی پالیسی اور لائحہ عمل، ج: تعلیماتِ اسلامی، صفحہ 291، اسلامک پبلی کیشنز پرائیوٹ لمیٹڈ)

(تنقیحات، صفحہ 133 و ترجمان القرآن 1939ء)

سجدہ ملائکہ سے تسخیرِ ملائکہ مراد ہے: فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ کی تفسیر میں سجدہِ ملائکہ

سے دنیا کی آئندہ زندگی میں نوحِ انسان کیلیئے فرشتوں کا مُسخَّر ہونا مراد لیا ہے۔[21] (تفہیم القرآن، صفحہ 65)

بنی اسرائیل پر رفع طور محض ایک کیفیت تھی: وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ا کی تفسیر میں

فرماتے ہیں کہ

"پہاڑ کے دامن میں میثاق لیتے وقت ایسی خوفناک صورتحال پیدا کردی تھی کہ ان کو ایسا معلوم ہوتا کہ گویا پہاڑ ان پر آپڑے گا"۔ [22]

(تفہیم القرآن، صفحہ 83)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اُٹھایا جانا قرآن سے ثابت نہیں:

وَمَا قَتَلُوْهُ کی تفسیر بیان کرتے ہیں،

"یہ سوال کہ اُٹھانے کی کیفیت کیا تھی تو اس کے متعلق قرآن میں کوئی تفصیل نہیں بتائی گئی اس لئے قرآن کی بنیاد پر نہ تو ان میں سے کسی ایک پہلو کی قطعی نفی کی جاسکتی ہے اور نہ اثبات"۔[23]

(تفہیم القرآن، جلد 1، صفحہ 420)

احادیث سے علمِ یقینی حاصل نہیں ہوسکتا:

"مجرد حدیث پر ایسی کسی چیز کی بناء نہیں رکھی جاسکتی جسے مدارِ کفر و ایمان قرار دیا جائے۔احادیث چند انسانوں سے چند انسانوں تک پہنچ ہوئی آئی ہیں۔جن سے حد سے حد اگر کوئی چیز

---

[20] (تنقیحات، تحت ہمارے نظامِ تعلیم کا بنیادی نقص، صفحہ 175، اسلامک پبلی کیشنز پرائیوٹ لمیٹڈ)

[21] (پارہ ا، سورۃ البقرۃ، اٰیت ٣٤) (ترجمہ کنز الایمان: تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے۔)
(تفہیم القرآن، سورۃ البقرۃ، آیت 43، جلد 1، صفحہ 65، ادارہ ترجمان القرآن لاہور)

[22] (پارہ 1، سورۃ البقرۃ، اٰیت 63) (ترجمہ کنز الایمان: اور تم پر طور کو اونچا کیا۔)
(تفہیم القرآن، سورۃ البقرۃ، آیت 63، جلد 1، صفحہ 83، ادارہ ترجمان القرآن لاہور)

[23] (پارہ 6، سورۃ النساء، اٰیت 157) (ترجمہ کنز الایمان: انہوں نے نہ اُسے قتل کیا۔)
(تفہیم القرآن، سورۃ النساء، آیت 158، جلد 1، صفحہ 420، ادارہ ترجمان القرآن لاہور)

حاصل ہوتی ہے تو وہ گمانِ صحت ہے نہ کہ علم الیقین"۔[24] (ترجمان القرآن، مارچ تا جون،1945ء)

جو سند کے اعتبار سے صحیح ہو اسے حدیثِ رسول ماننا ضروری نہیں ہے:

"آپ کے نزدیک ہر اس روایت کو حدیث رسول ﷺ مان لینا ضروری ہے۔ جسے محدثین سند کے اعتبار سے صحیح قرار دیں۔ لیکن ہمارے نزدیک یہ ضروری نہیں ہے۔ ہم سند کی صحت کو حدیث کے صحیح ہونے کی لازمی دلیل نہیں سمجھتے۔ ہمارے نزدیک سند کسی حدیث کی صحت معلوم کرنے کا واحد ذریعہ نہیں ہے"۔

"اس کے ساتھ ہم یہ بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ متن پر غور کیا جائے"۔[25] (رسائل و مسائل، صفحہ 260)

بخاری شریف کی احادیث جوں کی توں ہمارے لئے قبول نہیں ہیں:

یہ دعویٰ صحیح نہیں ہے کہ بخاری میں جتنی احادیث درج ہیں ان کے مضامین کو بھی جوں کا توں بِلا تنقید قبول کرنا چاہیے۔ کسی روایت کی سنداً صحیح ہونے سے یہ لازمی نہیں آتا کہ اس کا نفسِ مضمون بھی ہر لحاظ سے صحیح اور جوں کا توں قابلِ قبول ہو۔ (ترجمان ُالقرآن اکتوبر، نومبر1925 ء یا صفحہ117)

احادیث اور راویان احادیث پر کلیتاً اعتماد نہیں کیا جاسکتا:

"کلیتاً ان پر اعتماد کرنا کہاں درست ہے۔وہ بہر حال تھے تو انسان ہی۔انسانی علم کی جو حدیں فطرۃً اللہ نے مقرر کر رکھی ہیں ان سے آگے تو وہ نہیں جاسکتے تھے ۔ انسانی کاموں میں جو نُقص فطری طور پرہ جاتا ہے اس سے تو وہ کام محفوظ نہ تھے"۔[26](تفہیمات، جلد1، صفحہ319)

اسماء الرّجال میں غلطی کا امکان ہے:

---

24) (رسائل و مسائل، تحت المہدی کی علامات اور نظامِ دین میں اس کی حیثیت، جلد1، صفحہ 45، اسلامک پبلی کشنز پرائیوٹ لمیٹڈ، ۳-لوئرمال روڈ، لاہور)

25) (رسائل و مسائل، جلد1، تحت اسلامی نظام جماعت میں آزادی تحقیق، صفحہ 184، اسلامک پبلی کیشنز پرائیوٹ لمیٹڈ)

26) (تفہیمات، جلد1، تحت مسلکِ اعتدال، صفحہ 332، اسلامک پبلی کیشنز پرائیوٹ لمیٹڈ)

"ان میں کونسی چیز ہے جس میں غلطی کا امکان نہ ہو؟ ''[27]

" اسناد اور جرح و تعدیل کے علم کو کلیتاً صحیح نہیں سمجھا جاسکتا"۔[28]

(تفہیمات، جلد1، صفحہ294)

حج نہ کرنے والا مسلمان نہیں:

" پھر بھی حج کا ارادہ تک ان کے دل میں نہیں گزرتا، وہ قطعاً مسلمان نہیں ہیں۔ جھوٹ کہتے ہیں اگر اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں۔ اور قرآن سے جاہل ہے جو انہیں مسلمان سمجھتا ہے"۔[29] (خطبات، صفحہ318)

بے نمازی مسلمان نہیں:

"نماز نہ پڑھ کر اور زکٰوۃ نہ دے کر بھی وہ مسلمان رہتے ہیں مگر قرآن اس کی صاف الفاظ میں تردید کرتا ہے۔ قرآن کی رُو سے کلمہ طیبّہ کا اقرار ہی بے معنی ہے۔ اگر آدمی اس کے ثبوت میں نماز اور زکٰوۃ کا پابند نہ ہو"۔[30]

(خطبات، صفحہ232)

زکوٰۃ کے بغیر نماز روزہ اور ایمان کی شہادت سب بیکار ہے:

"اس سے معلوم ہوا کہ زکٰوۃ کے بغیر نماز، روزہ اور ایمان کی شہادت سب بیکار ہیں۔ کسی چیز کا بھی اعتبار نہیں کیا جاسکتا"۔[31] (خطبات، صفحہ127)

علماء، مشائخِ اسلام کی حقیقت سے نا واقف ہیں:

"خواہ وہ اَن پڑھ عوام ہوں، یا دستار بند علماء یا خرقہ پوش مشائخ، یا کالجوں اور یونیورسٹیوں کے تعلیم یافتہ حضرات۔ ان سب کے خیالات اور طور طریقے ایک دوسرے سے بدرجہا مختلف ہیں

---

[27] (تفہیمات، جلد1، تحت مسلکِ اعتدال، صفحہ333، اسلامک پبلی کیشنز پرائیوٹ لمیٹڈ)

[28] (تفہیمات، جلد1، تحت مسلکِ اعتدال، صفحہ336، اسلامک پبلی کیشنز پرائیوٹ لمیٹڈ)

[29] (خطبات، فریضہ ٔحج، تحت فریضہ ٔحج کی اہمیت، صفحہ280-281، اسلامک پبلی کیشنز پرائیوٹ لمیٹڈ، لاہور)

[30] (خطبات، فریضہ ٔزکوٰۃ، تحت زکوٰۃ نہ دینے والوں کا انجام ، صفحہ211، اسلامک پبلی کیشنز پرائیوٹ لمیٹڈ، لاہور)

[31] (خطبات، فریضہ ٔزکوٰۃ، تحت زکوٰۃ، ایک امتحان، صفحہ202، اسلامک پبلی کیشنز پرائیوٹ لمیٹڈ، لاہور)

،مگر اسلام کی حقیقت اور اس کی روح سے نا واقف ہونے میں سب یکساں ہیں"۔[32](تفہیمات، جلد1، صفحہ36)

علماء دین و مفتیانِ شرع متین گم کردہ راہ ہیں:

سیاسی لیڈرز ہوں یا علماء دین و مفتیان شرع متین دونوں قسم کے رہنما اپنے نظریہ اور اپنی پالیسی کے لحاظ سے یکساں گم کردہ راہ ہیں دونوں راہ حق سے ہٹ کر تاریکیوں میں بھٹک رہیں ہیں۔(سیاسی کشمکش، جلد1، صفحہ77)

بزرگوں کے طور طریقوں سے اجتناب کرائیں:

" اب جس کسی کو تجدیدِ دین کیلئے کوئی کام کرنا ہواُس کیلئے لازم ہے کہ متصوفین کی زبان و اصطلاحات سے،رموز و اشارات سے،لباس و اطوار سے، پیری مریدی سے، اور ہر اس چیز سے جو اس طریقہ کی یاد تازہ کرنے والی ہو، مسلمان کو اس طرح پرہیز کرائے جیسے ذیابیطس کے مریض کو شکر سے پرہیز کرایا جاتا ہے"۔ [33](تجدید و احیائے دین، صفحہ119 تا 122)

تصوّف بیماری ہے:

"پہلی چیز جو مجھ کو حضرت مجدّدِ اَلفِ ثانی کے وقت سے شاہ صاحب اور ان کے خلفاء تک کے تجدیدی کام میں کھٹکتی ہے وہ یہ ہے کہ انہوں نے تصوّف کے بارے میں مسلمانوں کی بیماری کا پورا اندازہ نہیں لگایا اورنا دانستہ ان کو پھر وہی غذا دے دی جس سے مکمل پرہیز کرانے کی ضرورت تھی۔"[34] (تجدید و احیاء دین، صفحہ112)

فاتحہ زیارت و عرس پوجا پاٹ:

"ایک طرف مشرکانہ پُوجا پاٹ کی جگہ فاتحہ، زیارات، نیاز، نذر، عُرس، صندل،چڑھاوے،نشانِ عَلَم، تعزیے اور اسی قسم کے دوسرے مذہبی اعمال کی ایک نئی شریعت تصنیف کر لی گئی"۔[35]

---

[32] (تفہیمات، جلد1، تحت اسلام ایک علمی و عقلی مذہب، صفحہ43، اسلامک پبلی کیشنز پرائیوٹ لمیٹڈ)

[33] (تجدید واِحیائے دین، تحت اسبابِ ناکامی، پہلا سبب، صفحہ122، اسلامک پبلی کیشنز پرائیوٹ لمیٹڈ، لاہور)

[34] (تجدید واِحیائے دین، تحت اسبابِ ناکامی، پہلا سبب، صفحہ119، اسلامک پبلی کیشنز پرائیوٹ لمیٹڈ، لاہور)

[35] (تجدید واِحیائے دین، تحت جاہلیتِ مُشرکانہ، صفحہ19-20، اسلامک پبلی کیشنز پرائیوٹ لمیٹڈ، لاہور)

(تجدید و اِحیاء دین، صفحہ 20-19)

یومِ ولادت وفات منانا، بزرگوں کی کرامت توسل و استمداد مشرکانہ اعمال ہیں:

"دوسری طرف بغیر کسی ثبوتِ علمی کے ان بزرگوں کی ولادت ووفات، ظہوروعیاب، کرامات وخوارق، اختیارات و تصرفات، اور اللہ کے ہاں ان کے تقرّب کی کیفیات کے متعلق ایک پوری میتھا لوجی تیار ہوگئی۔ جو بُت پرست مشرکین کی میتھالوجی سے ہر طرح لگّا کھا سکتی ہیں (مطابقت رکھ سکتی ہے)۔ تیسری طرف توسّل اور استمدادِ روحانی اور کتابِ فیض وغیرہ ناموں کے خوشنما پردوں میں وہ سب معاملات جو اللہ اور بندوں کے درمیان ہوتے ہیں، ان بزرگوں سے متعلق ہوگئے"۔[36] (تجدید و اِحیاء دین، صفحہ 20-19)

موجودہ معاشرہ میں حدود کا نفاذ ظلم ہے: جہاں معیارِ اخلاق اتنا پست ہو کہ نا جائز تعلقات کو کچھ معیوب نہ سمجھا جاتا ہو ایسی جگہ زنا کی شرعی حد جاری کرنا بلا شبہ ظلم ہو گا۔ (تفہیمات، صفحہ 281)

جہاں اسلامی نظامِ معیشت نہ ہوں، وہاں چور کے ہاتھ کاٹنا دہرا ظلم ہے۔

کنز الدقائق۔ ہدایہ اور عالمگیری کے مصنفین کے دامن ہیں: قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ دینی پیشواؤں سے جواب طلبی فرمائے گا تم نے قرآن کے سوا فقہ کے احکام کی تعمیل پر لوگوں کو کیوں مجبور کیا تھا۔ یہاں تک کہ وہ تنگ آکر سرے سے دین چھوڑنے پہ آمادہ ہوگئے اور تم نے ان کے واسطے احکامِ دین میں تغیر و تبدیل کرکے ان کو آسان کیوں نہ بنایا؟ تو امید نہیں کہ کسی عالمِ دین کو کنز الدقائق اور ہدایہ اور عالمگیری کے مصنّفین کے دامنوں میں پناہ مل سکے گی۔[37] (حقوق الزوجین، صفحہ 72)

اسلامی اصول اور فقہ کی پرانی کتابیں پڑھانا بالکل بے سود ہیں:

"جدید کتابیں لکھنا نہایت ضروری ہے کیونکہ قدیم کتابیں اب درس و تدریس کے لئے کار آمد نہیں ہیں۔ اربابِ اجتہاد کیلئے تو بلاشبہ ان میں اچھا مواد مل سکتا ہے مگر ان کا جوں کا توں لے کر موجودہ زمانے کے طلباء کو پڑھانا بے سود ہے"۔[38]

---

[36] (تجدید واحیائے دین، جاہلیتِ مشرکانہ، صفحہ 20، اسلامک پبلی کیشنز پرائیوٹ لمیٹڈ، لاہور)

[37] (حقوق الزوجین، ایک جدید مجموعہ قوانین کی ضرورت، صفحہ 95-96، اسلامک پبلی کیشنز پرائیوٹ لمیٹڈ، لاہور)

[38] (تنقیحات، تحت مسلمانوں کے لئے جدید تعلیمی پالیسی اور لائحہ عمل، ج: تعلیماتِ اسلامی، صفحہ 293، اسلامک پبلی کیشنز پرائیوٹ لمیٹڈ)

(تنقیحات، صفحہ344)

پرانے اسلامی محقّقین اور مفکّرین کا سرمایہ بیکار ہے:

"اسلام میں ایک نشاۃ جدید کی ضرورت ہے۔ پرانے اسلامی مفکّرین و محقّقین کا سرمایہ اب کام نہیں دے سکتا"۔[39] (تفہیمات، صفحہ16)

مزید تفصیل فقیر کی کتاب "آئینہ مودودیت" میں دیکھیں۔ ویسے تو فقیر مودودی کے عقائد کے بارے میں بہت کچھ لکھ سکتا ہے۔ مگر سمجھدار کیلئے اتنا ہی کافی ہے اور نا سمجھ کیلئے حوالوں کے ڈھیر بھی کوئی اہمیت نہیں رکھتے۔

فقط والسلام

الفقیرالقادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

(بہاولپور، پاکستان)

☆......☆......☆

---

[39] (تفہیمات، جلد1، ہماری ذہنی غلامی اور اس کے اسباب، صفحہ18، اسلامک پبلی کیشنز پرائیوٹ لمیٹڈ)